جواب :- آپ نے جن بڑے بڑے "اماموں" کا نام لیا ہے، افسوس ہے کہ مجھے ان میں سے کسی کی تقلید کا شرف حاصل نہیں ہے۔ میرے نزدیک مسلمانوں نے ہندوستان میں ہندوؤں کو راضی کرنے کے لیے اگر گائے کی قربانی ترک کی ہوتی تو چاہے وہ کائناتی قیامت نہ آجائے جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے، لیکن ہندوستان کی حد تک اسلام پر واقعی قیامت تو ضرور آجاتی گی۔ افسوس یہ ہے کہ آپ لوگوں کا نقطۂ نظر اس مسئلہ میں اسلام کے نقطۂ نظر کی عین ضد ہے۔ آپ کے نزدیک اہمیت صرف اس امر کی ہے کہ کسی طرح دو قوموں کے درمیان اختلاف و نزاع کے اسباب دور ہو جائیں، لیکن اسلام کے نزدیک اصل اہمیت یہ امر رکھتا ہے کہ توحید کا عقیدہ اختیار کرنے والوں کو شرک کے ہر ممکن خطرہ سے بچایا جائے۔

جس ملک میں گائے کی پوجا نہ ہوتی ہو اور گائے کو معبودوں میں شامل نہ کیا گیا ہو اور اس کے تقدس کا بھی عقیدہ نہ پایا جاتا ہو، وہاں تو گائے کی قربانی محض ایک جائز فعل ہے جس کو اگر نہ کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن جہاں گائے معبود ہو اور تقدس کا مقام رکھتی ہو، وہاں تو گائے کی قربانی کا حکم ہے، جیسا کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا۔ اگر ایسے ملک میں کچھ مدت تک مسلمان مصلحتاً گائے کی قربانی ترک کر دیں اور گائے کا گوشت بھی نہ کھائیں تو یہ یقینی خطرہ ہے کہ آگے چل کر اپنی ہمسایہ قوموں کے گاؤ پرستانہ عقائد سے وہ متاثر ہو جائیں گے اور گائے کے تقدس کا اثر ان کے قلوب میں اسی طرح بیٹھ جائے گا جس طرح مصر کی گاؤ پرست آبادی میں رہتے رہتے بنی اسرائیل کا حال ہوا تھا کہ "أُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ"۔ پھر اس ماحول میں جو ہندو اسلام قبول کریں گے وہ چاہے اسلام کے اور دوسرے عقائد قبول کر لیں، لیکن گائے کی تقدیس ان کے اندر بدستور موجود رہے گی۔ اسی لیے میں ہندوستان میں گائے کی قربانی کو واجب سمجھتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میرے نزدیک کسی نومسلم ہندو کا اسلام اس وقت تک معتبر نہیں ہے جب تک وہ کم از کم ایک مرتبہ گائے کا گوشت نہ کھالے۔ اسی کی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس میں حضور نے فرمایا کہ "جس نے نماز پڑھی جیسی ہم پڑھتے ہیں اور جس نے اسی قبلہ کو اختیار کیا جو ہمارا ہے اور جس نے ہمارا ذبیحہ کھایا وہ ہم میں سے ہے"۔ یہ "ہمارا ذبیحہ کھایا" دوسرے الفاظ میں یہ معنی رکھتا ہے کہ مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے ان اوہام و قیود اور بندشوں کا توڑنا بھی ضروری ہے جن کا جاہلیت کی حالت میں کوئی شخص پابند رہا ہو۔

## غیر محرم قریبی اعزہ سے پردہ کی صورت

سوال :- کیا شوہر بیوی کو کسی ایسے رشتہ دار یا عزیز کے سامنے بے پردہ آنے کے لیے مجبور کر سکتا ہے جو شرعاً بیوی کے لیے غیر محرم ہو؟ نیز یہ بھی واضح فرمائیے کہ سسرال یا میکے کے ایسے غیر محرم قریبی رشتہ دار جن سے ہندوستانی نظام معاشرت کے تحت عموماً عورتوں میں پردہ کرنے کا رواج نہیں، ان سے پردہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور اگر کرنا چاہیے تو کن حدود کے ساتھ؟

جواب :- شوہر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدا کے احکام کی خلاف ورزی پر بیوی کو مجبور کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو مسلمان عورت کا فرض ہے کہ ایسے مطالبات پورے کرنے سے انکار کر دے۔